

اسلام اور مغرب کے درمیان

پل کی تغیر

(1)

مسلم بجاد

حضرتی ہوں دنیا میں ناصطہ سٹھن کا ایک پہلو یہ ہی ہے کہ اسلام اور مغرب کے درمیان آئندے سائے آئے چیز۔ مسلم ممالک میں مغرب شہر لانا بڑا کام وضوع نہیں ہے مگر مغرب میں اسلام۔ اسی کی ایک وجہ یہ ہے مگنی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے تحفیں کے ساتھ لانا شکور نہیں ہے مگر مغرب کو ہے اور دوسری یہ کہ مغرب میں رہنے والے سائیں کے دریافت میں اضافہ نہیں ہے مگر اسلام لکھ کا ایک راہ چلا شریعی اس کا تصور نہیں کر سکتا امدادات، دینی اور اُبی دی پختہ، خداویں لوریاں اگرے ہی نہیں۔ ملکی پالاس، ہمایعتیں، تحفیں، مقامات میں مغرب کے اپنے اور مسلم ممالک کے ووٹاں تینوں حالت اور تجھیں ایش کرتے ہیں جن کی کوئی جگہ مسلم ممالک کے اپنے زرائع الاداع نہ تھیں نہیں۔ آنے والے ایسے ایسے کے لئے موضوع ہے جو اس کے لئے فرصت نہیں۔

تمن مسلم پل پر اس چار سی ٹے اسلام اور مغرب کے جوانے سے اسلام کے لئے ایک بزرگ تحریر کی جسی جس کا ترجمہ ترجمہ القرآن میں جوئی ہے اور شائع ہوا۔ عموماً مسلم بوجاہیں اس کا اگرچوکی سے خبر ہوئم کیا ایک تمن مغرب میں ایسا نہیں ہو۔ مغرب میں جب اسلام کے لئے ایک بزرگ تحریر شائع ہو تو آزادی نسوانگی علم بدار عوامیں ایسی عناصر اور عیسیٰ مسیح کے مطابق نہوں مل خاہی کرتے ہیں لیکن اکبرت اس کی ہوتی ہے جو مسلمانوں کی کسی عالی سادگی پر تحقیق رکھتے ہیں۔ اسی کا ایک اخبار ہو کے سبلان بکری کا کوہ شکور بیان ہے کہ کیونکہ زرم کے بعد اب اسلام حداہی دشمن ہے۔ اس پر مظہری پرنسپالس کیسی کوشش نہ اسلام کو سمجھتے ہیں تاریخی شکور اور احتلال کو ساختے رکھا جائے۔

اسلام اور مغرب کے درمیان

پُل کی تغیر

(۱)

مسلم سجاد

محضر ہوتی ہوئی دنیا میں فاصلے سمنے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اسلام اور مغرب کچھ زیادہ ہی آئندے سامنے آگئے ہیں۔ مسلم ممالک میں مغرب شاید انہاروز کا موضوع نہیں ہے جتنا مغرب میں اسلام۔ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے مستقبل کے سائل کا اتنا شعور نہیں ہے جتنا مغرب کو ہے اور دوسری یہ کہ مغرب میں رسول و رسائل کے ذرائع جس انتہا تک پہنچ گئے ہیں، مسلمان ملک کا ایک راہ چلتا شری اس کا تصور نہیں کر سکتا۔ اخبارات، ریڈیو اور نی وی پر خبریں، مضافات اور مذاکرے ہی نہیں، علمی مجالس، جامعات میں تحقیقی مقالے، مغرب کے اپنے اور مسلم ممالک کے وہ تازہ ترین حالات اور تجزیے پیش کرتے ہیں جن کی کوئی جھلک مسلم ممالک کے اپنے ذرائع ابلاغ پر نظر نہیں آتی۔ (الجزائری این این کے لیے موضوع ہے، پی ای وی کو اس کے لیے فرصت نہیں)۔

تین سال پرانے چارلس نے اسلام اور مغرب کے خواہی سے اسلام کے لیے ایک ہمدردانہ تقریر کی تھی جس کا ترجمہ، ترجمان القرآن میں جنوری ۹۴ کو شائع ہوا۔ عموماً مسلم دنیا میں اس کا گرجوٹی سے خیر مقدم کیا گیا۔ لیکن مغرب میں ایسا نہیں ہوا۔ مغرب میں جب اسلام کے لیے کوئی ہمدردانہ تحریر شائع ہو تو آزادی نسوں کی علم بردار خواتین، لبرل عناصر اور عیسائی اپنے موقف کے مطابق ردِ عمل ظاہر کرتے ہیں لیکن اکثریت ان کی ہوتی ہے جو مسلمانوں کی کسی عالمی سازش پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کا ایک اظہار ناؤ کے سابق سیکرٹری کا وہ مشحون بیان ہے کہ کیونزم کے بعد اب اسلام ہمارا عالمی دشمن ہے۔ اس پس منظر میں پرانے چارلس کی یہ کوشش، کہ اسلام کو سمجھتے میں تاریخی شعور اور اعتدال کو سامنے رکھا جائے، نہایت

کیتھرین نے خالص عورتوں والے انداز میں (خواتین سے معدودت کے ساتھ) جلی کثی سناتے ہوئے کہہ چارلس کو تو واقعی اسلام میں بست کشش محسوس ہونا چاہیے اس لیے کہ قرآنی تعلیمات پر عمل ہوتا تو ذیانا کے ساتھ اس کے مسائل یہ حل اختیار نہ کرتے۔ کسی عقلی دلیل سے پرنس کے لیے کسی امتیازی مقام یا خصوصی اختیارات کا جواز تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیے اسے مغرب کی روشن خیالی کے مقابلے میں اسلام کی غیر معقولیت میں اجیل محسوس ہوتی ہے۔ پرنس کے لیے موثر کاریں، اس کا ذاتی جماز، اس کے پسندیدہ بسکٹ پیک کرنے کی مخفیں۔۔۔ سب جدیدہ مدت نے اسے دی ہیں مگر وہ کہتا ہے کہ ہمیں اسلام کا مطالعہ کرنا چاہیے! پرنس کو آئینہ سل کویت، بحرین، قطر، بگلہ دیش اور سعودی عرب کے دورے پر جاتا ہے، کیتھرین لکھتی ہے کہ پرنس نے شاید کوئی ہمانت حاصل کی ہو گی کہ وہاں اس پر شریعت کا اطلاق نہ ہو اور اسے تنگسار نہ کرو دیا جائے۔ (یہاں اس نے زنا کی سزا والی آیت نقل کی ہے کہ پرنس نے ضرور یہ پڑھی ہو گی)۔ وہ کہتی ہے کہ اسلام ایسا مذہب نہیں جس میں ادھراً دھر ہونے کی گنجائش ہو، جو اس کے احکامات نہیں ملنے گا وہ سیدھا جنم میں جائے گا، خواہ عیسائی ہو، یا یہودی۔۔۔ وہ کہتی ہے کہ اسلام کی تاریخ میں بست کچھ قتل قدر ہے۔ شرعی قوانین اور مردوں زن کی عدم مساوات کو جانے دیں، تصوف کا حسن، علمی روایت، فلسفہ، طب، ریاضی اور علم نجوم میں ان کی خدمات کا سب اعتراف کرتے ہیں اور اب ایسے مسلمان بھی ہیں جو معقول لور روادار ہیں اور عدم مساوات میں یقین نہیں رکھتے، لیکن یہ کون سا موقع تھا، اسلام کی تعریف کرنے کا!

اس وقت تو طالبان نے افغانستان میں عورتوں کو گھروں میں قید کرو دیا ہے، لڑکیوں کو تعلیم سے محروم کر دیا ہے اور شترنچ، موسیقی، ہرجتھر پر پابندی لگادی ہے۔ چوروں کے ہاتھ کاٹنے جارہے ہیں۔ شلوذی کے علاوہ جنسی تعلق قائم کرنے والوں کو تنگسار کیا جا رہا ہے۔ آنکھوں اور پنڈلیوں کو کھلا رکھنے پر عورتوں کو زد و کوب کیا جا رہا ہے۔ الجزاائر میں اسلامی مجلہ، اپنی ہم مذہب عورتوں کی حصت دری کر رہے ہیں۔ سوڈان میں عیسیٰ نبیچے اغوا کر کے مسلمان کیے جا رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ان باتوں کو مذہب کے سندب پیروکاروں کے عمل سے کشفیوز نہ کیا جائے لیکن اسلام کے تاریک گوشوں میں روشنی کی کرنیں نہیں بچنچ رہی ہیں اور معتدل ممالک بھی بنیاد پرستی کی زد میں ہیں۔ بے نظیر کے پاکستان میں روزانہ ایک عورت چولنا پختنے سے ہلاک ہوتی ہے۔ مصر میں عدالت نے پروفیسر اور اس کی بیوی کو طلاق کا حکم دیا کہ اس کی قرآن کی تشریع نے اسے کافر بنا دیا ہے۔ کوہت میں ہمارے ہیلفوں نے ایک تاجر کو اس لیے سزاۓ موت دی کہ اس نے عیسائیت قبول کر لی تھی۔ سعودی عرب میں ایک شانی کو اس لیے بقتل کر دیا گیا کہ وہ جادو نوہا کرتا تھا۔